DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیۃ و المالیۃ
Darulifta Sharia In Business

دارالافتاء

استفتاء (خلاصۂ سوال)

محترم و مکرم مفتی صاحب۔۔۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مہتمم کی تنخواہ سے متعلق ایک سوال کا جواب درکار ہے:

ہمارے آبائی علاقہ میں برادری سوڈھگاں کا ایک قدیمی مدرسہ "مدرسہ عربیہ فاروق اعظم" ہے، جو میرا مادرِ علمی بھی ہے، مارچ 2017ء میں برادری نے مجھے مدرسہ کا مہتمم بنا کر تمام اختیارات میرے سپرد کر دیے اور انتظامی معاملات سے لاتعلقی اختیار کرلی جیسا کہ منسلکہ اقرار نامہ میں تفصیل درج ہے۔ مدرسہ میں ایک مدرس مولانا محمد مشتاق صاحب چار سال سے پڑھا رہے تھے، جن پر مالی معاملات میں برادری اعتماد کرتی تھی۔ اہتمام سنبھالنے کے بعد جب میں نے مولانا مشتاق صاحب سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کی تو اس نے کہا کہ برادری مہتمم کو تنخواہ نہیں دے گی، اس سے پہلے کوئی مہتمم تنخواہ نہیں لیتا تھا، لیکن یہ میرا کام ہے، اس کا کوئی انتظام کرتے ہیں۔ ہم نے پرانے مہتمم صاحب سے مشورہ کرکے 6000 تنخواہ طے کی اور تنخواہ لینے کے طریقۂ کار سے متعلق مولانا مشتاق صاحب نے کہا کہ یہاں سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلے گا، بلکہ ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنا پڑے گا، رجسٹر میں تنخواہ کا خانہ نہیں لکھیں گے، بلکہ اخراجات زیادہ ظاہر کرکے تنخواہ کی رقم پوری کرلیا کریں گے، مثلاً 1000 کی سبزی کو 1500 کی ظاہر کردیا کریں گے اور اس طریقۂ کار کے متعلق کسی کو نہیں بتائیں گے۔ چند ماہ تک میں اسی طرح 6000 تنخواہ وصول کرتا رہا۔ اور یہ سب میں نے مدرسہ کے پرانے مدرس ہی کے مشورہ سے کیا تھا۔ میں نے سات، آٹھ ماہ مدرسہ کی بہت خدمت کی ہے، مدرسہ میں مسافر طلبہ رہتے ہیں، مدرسہ کے تمام کام میں خود کرتا تھا۔ گندم بھی کافی جمع کی، مدرسہ کی کچھ تعمیرات بھی کرائی ہیں۔ مدرسہ کے کئی کاموں کے لیے پٹرول کی رقم اپنی جیب سے ادا کرتا رہا۔ یہ بھی واضح رہے کہ ہمارے علاقہ میں مہتمم کی تنخواہ عموماً اتنی ہی ہوتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جو تنخواہ مذکورہ بالا طریقہ سے وصول کی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے اور یہ واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

المستفتی: محمد اشتیاق (اوچ شریف)

فون نمبر: 0300-7804106

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 6/8
مورخہ ۳۹/۶/۸

الجواب باسم ملہم الصواب

مفتی غیب نہیں جانتا، وہ سوال کے مطابق جواب دیتا ہے، سوال کے صحیح یا غلط ہونے کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

درج ذیل جواب اس صورت میں ہے کہ سوال میں درج تفصیل واقعہ کے مطابق ہو، ورنہ یہ جواب کالعدم سمجھا جائے گا۔

Scanned by CamScanner

مدرسہ کا اہتمام (مہتمم ہونا) ایک معزز دینی منصب ہے جو شرعی قواعد کے مطابق عام طور پر اجارہ (ملازمت) کے تحت آتا ہے، مدرسہ کا مہتمم بھی ادارہ کا ایک ملازم ہوتا ہے اور دیگر ملازمین کی طرح عرف کے مطابق اس کی تنخواہ مقرر کرنا شرعاً درست ہے، تاکہ وہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضروریات پوری کر سکے اور اطمینان ویکسوئی کے ساتھ ادارہ کی خدمت کر سکے۔

مسئولہ صورت میں چونکہ آپ کو برادری نے مدرسہ کے تمام انتظامات کا اختیار دے دیا تھا، اس لیے آپ کا علاقے کے عرف کے مطابق تنخواہ لینا درست تھا، اور وصول کردہ تنخواہ واپس کرنا آپ پر شرعاً لازم نہیں ہے، البتہ آئندہ حسابات شفاف رکھنے کے لیے اخراجات کے رجسٹر میں تنخواہ کا خانہ بنا کر تنخواہ کی مد میں وصول کردہ رقم وہاں درج کی جائے۔

الفتاوى الهندية، الباب الحادى عشر، الفصل الثانى (ج 2 / ص 461)

سئل الفقيه أبو القاسم عن قيم مسجد جعله القاضي قيما على غلاتها وجعل له شيئا معلوما يأخذه كل سنة حل له الأخذ إن كان مقدار أجر مثله، كذا في المحيط.............والله سبحانه وتعالىٰ أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

7/جمادی الثانیہ 1439ھ

24/فروری 2018ء

دستخط : مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

دستخط : مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

دستخط : مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

ابو الحسن حماد اللہ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 6/8

مورخہ 9/6/1439ھ

نائب مفتی

نوٹ: ا۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

Scanned by CamScanner